445

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر۔ غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۴ محرم ۱۳۵۵ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۴۰

مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کے الحاق کی مستحسن تجویز

آل انڈیا مسلم لیگ کا چوبیسواں سالانہ اجلاس جو حال میں بمبئی میں منعقد ہوا۔ اس میں سر وزیر حسن صاحب نے اپنے صدارتی خطبہ میں جہاں اور بہت سی اہم اور مفید باتیں بیان کیں۔ وہاں مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کے الحاق کی تجویز بھی مسلمانوں کے سامنے ان الفاظ میں پیش کی۔ کہ

"میں تمام مسلمانوں سے اور خاص کر مسلم کانفرنس کے ارکان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مسلم لیگ۔ اور مسلم کانفرنس کے الحاق کی تجویز پر غور کریں۔ میں اس امید اور یقین کے ساتھ یہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ ان دونوں انجمنوں کا الحاق جلد از جلد عملی صورت اختیار کرے گا۔"

یہ تجویز جس قدر مفید اور نتائج کے لحاظ سے مسلمانوں کے لئے خوشکن ہو سکتی ہے۔ اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے نگاہ دوربین عطا کی ہے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ کہ باوجود اس بات کے کہ یہ تجویز مسلمانوں کے سامنے کئی سال سے پیش کی جا رہی ہے۔ وہ ابھی تک اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ آج سے تقریباً پانچ سال پہلے ۱۹۳۱ء میں آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی صدارت میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس جب نئی دہلی میں منعقد ہوا۔ تو اس وقت آپ نے بھی تفصیل کے ساتھ یہ مسئلہ مسلمانوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ پہلا قدم جو ہمیں اپنی سیاسی کوششوں۔ اور ایک مرکزی اسلامی مجلس کی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کرنے کے لئے اٹھانا چاہیئے۔ یہ ہے۔ کہ قوم کے اندر ایک ہی قسم کی جتنی جماعتیں کام کر رہی ہیں۔ ان کو یک قلم ختم کر دیا جائے۔

پھر آپ نے بتایا۔ کہ گزشتہ کئی سالوں سے آل انڈیا مسلم لیگ اور آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی سرگرمیاں ایک ہی سمت میں جاری ہیں۔ مسلم کانفرنس کی بنیاد ایسے موقعہ پر رکھی گئی تھی۔ جب مسلم لیگ بعض اندرونی نزاعات کی وجہ سے اس قابل نہ رہی تھی۔ کہ مصالح اسلامی کا تحفظ کر سکے۔ بے شک اس وقت مسلم کانفرنس نے اسلامی سیاسیات میں نہایت بیش قیمت خدمات سر انجام دیں۔ لیکن اب مسلمان ایک ایسی منزل پر پہونچ گئے ہیں۔ جبکہ ان دونوں جماعتوں کی موجودگی قوت کی بجائے ضعف اور کمزوری کا باعث بن رہی ہے۔ کیونکہ ایک ہی مقصد کے باوجود مسلمانوں کی کوششیں منتشر رہتی ہیں۔

ہز ہائی نس سر آغا خاں بھی مسلمانانِ ہند سے یہ درخواست کر چکے ہیں۔ کہ وہ لیگ اور کانفرنس کا الحاق کر کے ایک ہی مجلس قائم کر دیں۔ کیونکہ جو مقصد مسلمانوں کے درپیش ہے۔ اس کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک وہ اپنی ساری قوتوں اور ساری جدوجہد کو مکمل طور پر ایک ہی سمت پر مرکوز نہ رکھیں۔ لیکن اگر مسلمان اپنی قوتِ عمل کے محدود سرمایہ کو دو ایسی انجمنوں کے قائم و برقرار رکھنے میں صرف کریں گے۔ جن کے سیاسی مقاصد اور لائحہ عمل بلکہ اراکین بھی تقریباً مشترک ہوں۔ تو یہ ایک افسوسناک امر ہوگا۔

پس سر وزیر حسن صاحب نے آل انڈیا مسلم لیگ کے حال کے اجلاس میں مسلمانوں سے جو اپیل کی ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ مسلمان اس پر عمل کریں۔ اور جلد از جلد مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کا الحاق کر دیا جائے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس الحاق کے بعد جو متحدہ سیاسی انجمن بنے اس کا دستور اتنا وسیع ہو کہ اس کے احاطہ کار میں مسلمانوں کی تمام سیاسی اور معاشرتی سرگرمیاں آ جائیں۔ مسلمان زندگی کے تمام پہلوؤں میں ہمسایہ قوم سے بہت پیچھے ہیں۔ مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ ملازمتوں میں ان کے لئے بہت کم آسانیاں ہیں۔ صنعت و حرفت اور تجارت میں سرمایہ کی قلت کی وجہ سے ان کا ترقی کرنا ناممکن ہو رہا ہے۔ زراعت پیشہ مسلمانوں کی حالت بھی سقیم ہے۔

ان حالات میں اگر کسی اسلامی انجمن کی یہ خواہش ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی نظر میں اعتبار اور اعتماد کا درجہ حاصل کرے تو ضروری ہے۔ کہ اس کا پروگرام۔ اور اس کی سرگرمیاں ان تمام معاملات پر حاوی ہوں تا مسلمان یہ محسوس کریں۔ کہ اس انجمن کو حقیقتاً ان کی فلاح و بہبود کا فکر ہے۔ اور اگر اس کا وجود قائم نہ رہا۔ تو مسلمانوں کی ہستی بھی معرضِ خطر میں آ جائیگی۔

غرض جہاں مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کا الحاق ضروری ہے۔ اور ہم اسے مسلمانوں کے لئے بے حد مفید خیال کرتے ہیں۔ وہاں ضروری ہے۔ کہ متحدہ سیاسی انجمن کا دستور بھی اتنا وسیع ہو۔ کہ مسلمانوں کی سیاسی زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام امور اس میں آ جائیں۔ اگر اس رنگ میں مسلمانوں کی متحدہ انجمن قائم ہو جائے۔ تو نہ صرف تعلیم یافتہ اور شہری آبادی کی تائید اسے حاصل ہوگی۔ بلکہ دیہاتی جماعتیں بھی اس کی حمایت کرنا ضروری سمجھیں گی۔ اس کے لئے بے شک مسلمانوں کو بہت بڑی جدوجہد کرنی پڑیگی۔ اور ایسے ناظم مقرر کرنے پڑیں گے۔ جو لگاتار اس بات کی کوشش کرتے رہیں کہ تمام معاملات میں مسلمانوں کی مساعی کچھ اس طور پر متحد ہو جائیں۔ کہ ان سے بہترین نتائج نکل سکیں۔ پھر انہیں اس متحدہ انجمن کی آواز

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۷ اپریل سے ۱۴ اپریل ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	پتہ	نمبر	نام	پتہ
	دستی بیعت		۲۲	زینب بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالحق صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخان
۱	سید نوبہار شاہ صاحب	سرگودھا	۲۳	اہلیہ صاحبہ چودھری رحمت خان صاحب	ضلع گجرات
۲	غلام حیدر صاحب	ضلع ہزارہ	۲۴	ایک خاتون	ضلع گورداسپور
۳	طالعہ بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور	۲۵	خیراں بی بی صاحبہ	"
۴	سارہ بی بی صاحبہ	"	۲۶	چودھری غلام محمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
	تحریری بیعت		۲۷	میاں عبداللہ صاحب	"
۵	چودھری عنایت اللہ خان صاحب	ضلع لاہور	۲۸	شیخ بشیر احمد خان صاحب	ضلع گورداسپور
۶	چودھری سید احمد صاحب	ضلع شیخوپورہ	۲۹	سید ولایت حسین صاحب	ضلع مین پوری
۷	چودھری عصمت اللہ خان صاحب	ضلع لاہور	۳۰	دین محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۸	مریم صاحبہ	ریاست پٹیالہ	۳۱	علی بخش صاحب	ضلع گورداسپور
۹	ھنگوانا صاحب	ریاست پٹیالہ	۳۲	محمد علی صاحب	ضلع گجرات
۱۰	مولا بخش صاحب	ضلع گورداسپور	۳۳	رحمت بی بی صاحبہ	"
۱۱	محمد عزیز الحق صاحب	بنگال	۳۴	بھولاں بی بی صاحبہ	"
۱۲	علم الدین صاحب	ضلع سیالکوٹ	۳۵	مائی فضل بی بی صاحبہ	"
۱۳	مولوی قادر بخش صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخان	۳۶	بہشت بی بی صاحبہ	"
۱۴	محمد یار خان صاحب	"	۳۷	فاطمہ بی بی صاحبہ	ضلع منٹگمری
۱۵	میوہ خان صاحب	"	۳۸	مسمی نواب صاحب	ضلع گجرات
۱۶	زینب بی بی صاحبہ	"	۳۹	بابا فضل الدین صاحب	"
۱۷	خان محمد خان صاحب	"	۴۰	حسن بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۱۸	یار محمد خان صاحب	"	۴۱	ایشاں بی بی صاحبہ	"
۱۹	جمال محمد خان صاحب	"	۴۲	حسین بی بی صاحبہ	"
۲۰	غلام مصطفےٰ خان صاحب	"	۴۳	نذیر فاطمہ صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۲۱	صاحب بی بی صاحبہ	"	۴۴	صغرےٰ بیگم صاحبہ	"

مخلصین جماعت سات ہفتے تک ہر پیر کو روزہ رکھیں اور دعائیں کریں

چوتھا روزہ ۲۰ اپریل بروز سوموار رکھا جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۰ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان فرمایا تھا کہ جیسا کہ گذشتہ سال جماعت کے احباب نے سات روزے رکھے تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کی تھیں۔ اسی طرح امسال بھی سات ہفتوں تک ہر سوموار کو روزہ رکھا جائے اور اللہ تعالےٰ سے دعائیں کی جائیں۔ کہ وہ ہمیں سچا تقوےٰ اور طہارت نصیب کرے۔ اپنی نصرت کے سامان عطا کرے۔ اور ان لوگوں کو جو آج کل ہمارے خلاف کھڑے ہیں۔ یا تو ہدایت دے۔ یا ان کے ہاتھ بند کر کے اسلام اور احمدیت کو ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ اس اعلان کے مطابق پہلا پیر ۳۰ مارچ کو تھا۔ جبکہ پہلا روزہ رکھا گیا۔ دوسرا روزہ ۶ اپریل کو ہوا۔ تیسرا روزہ ۱۳ اپریل کو رکھا گیا اب چوتھا روزہ ۲۰ اپریل بروز سوموار رکھا جائے گا۔ اس لئے اس دن ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے کہ روزہ رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ سے پیش آمدہ تکالیف کے دور ہونے کے متعلق نہایت تضرع اور عاجزی سے دعائیں کرے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ روزے اگرچہ نفلی ہیں۔ اور سفر میں بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی معذور یا بیمار سوموار کے دن روزہ نہ رکھ سکے۔ تو جمعرات کو روزہ رکھے۔ امید ہے اس اعلان کے مطابق تمام احمدی آنے والے پیر کے دن روزہ رکھیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور سلسلہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں کریں گے ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے درس القرآن کے نوٹ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ معارف و حقائق قرآنیہ کا وہ سلسلہ جس کے لئے احباب کئی ماہ سے چشم براہ تھے۔ اور بار بار مطالبہ کر رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے شروع کر دیا گیا ہے۔ اور تمام خریداران الفضل کو قطع نظر اس سے کہ انہوں نے ضمیمہ درس کی خریداری منظور کی ہے۔ یا نہیں بھجوایا جا رہا ہے۔ تا دوست اس کی قدر و قیمت کا اندازہ کر سکیں۔ اور دیکھ سکیں کہ انہیں اس کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس سلسلہ کو جاری کرنے کے لئے دفتر کو کافی مصارف کا متحمل ہونا پڑا ہے۔ لیکن ہم نے ناظرین پر زیادہ بوجھ ڈالنا پسند نہ کرتے ہوئے اس کی قیمت چھ ماہ کے لئے صرف ۱۲ آنے مقرر کی ہے۔ اس کے بعد جب ہفتہ میں ایک سے زائد بار اشاعت کا انتظام ہوگا۔ تو اسی نسبت سے قیمت میں اضافہ کیا جائے گا۔ جو دوست اس معمولی سی قیمت میں یہ گنج گرانمایہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ فوراً درخواستیں بھجوا دیں۔ ورنہ بعد میں پہلے پرچے مہیا کرنے کی ذمہ واری نہیں لی جا سکے گی۔ لیکن جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ یہ ضمیمہ درس القرآن روزنامہ الفضل کے خریداروں کے سوا دوسرے اصحاب کو ۱۲ آنے ششماہی قیمت پر بھیجنا محال ہے۔ صرف وہی لوگ اس نعمت سے متمتع ہو سکیں گے۔ جو روزنامہ اخبار الفضل کے باقاعدہ خریدار ہوں گے۔ ان کو ضمیمہ کی چھ ماہ کی قیمت کے طور پر صرف مزید ۱۲ آنے دینے پڑیں گے ؛

پس اگر احباب نہایت ہی قلیل خرچ برداشت کر کے اخبار کے دیگر مضامین سے مستفیض ہونے کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ معارف سے نہ صرف خود لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ گراں بہا تحفہ اپنی اولاد کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو فوراً روزنامہ اخبار کی خریداری کی درخواست بھیج دیں۔ خواہ فی الحال چھ ماہ یا تین ماہ کے لئے ہی ہو۔ اور جو پہلے سے خریدار ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے درس القرآن خریدنے کی اطلاع نہیں دی انہیں تو ایک منٹ کا توقف بھی نہ کرنا چاہیئے ؛ (منیجر)

ایک شریف الطبع ہندو کا نہایت قابل تعریف فعل

مستوج (چترال) سے ایک احمدی میاں محمد ابراہیم صاحب سب پوسٹ ماسٹر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ کہ ۲۰ مارچ کا الفضل جس میں مخلصین جماعت سے سات ہفتہ تک ہر پیر کو روزہ رکھنے اور ۳۰ مارچ کو پہلا روزہ رکھنے کا مطالبہ درج تھا۔ ان کے پاس ۲ اپریل کو پہنچا تھا۔ لیکن چترال میں ایک ہندو بابو صاحب نے جب الفضل پڑھا۔ تو انہوں نے فوراً ٹیلیفون پر انہیں مستوج میں اطلاع بھجوائی۔ کہ الفضل میں یہ اعلان شائع ہوا ہے۔ اور چونکہ اخبار آپ کو ۳۰ مارچ کے بعد پہنچیگا۔ اس لئے بس بذریعہ فون آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ آپ ۳۰ مارچ کو ضرور پہلا روزہ رکھیں۔ چنانچہ اس کے مطابق وہ احمدی دوست روزہ رکھ کر تمام جماعت کے ساتھ پہلے

۴ روزہ کے ثواب میں شریک ہو گئے۔ ایک شریف الطبع ہندو کا انہیں روزہ کی خبر دے کر ان کو ثواب میں شریک ہونے کا موقعہ دینا۔ اور اس امر کا وقت پر خیال رکھنا کہ فلاں جگہ کے احمدی کو چونکہ اخبار کے ذریعہ بروقت اطلاع نہیں مل سکتی۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ فون کے ذریعہ اطلاع دی جائے۔ اور پھر باوجود غیر مذہب ہونے کے ٹیلیفون پر روزہ کی اطلاع دے دینا نہایت اعلےٰ درجہ کے اخلاق پر دلالت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ہندو دوست کو جزائے خیر دے۔

کیا شعر کہنا دعویٰ نبوت کے منافی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق مخالفین کے ایک اعتراض کا جواب

سورۂ شعراء کی آخری آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاعر دو قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ ایک وُہ جن کا ذکر الشعراء یتبعھم الغاوٗن والی آیت میں آتا ہے۔ یعنی اس قسم کے شعراء جو اپنی سحر کلامی کی وجہ سے دوسروں کو اپنے دام تزویر میں پھنسا کر گمراہ کرتے۔ اور انہیں صراطِ مستقیم سے منحرف کر دیتے ہیں ؛

ان شعراء کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے الم تر انھم فی کل واد یھیمون یعنی کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ وُہ ہر وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں۔ یعنی ایسی تعلیم پیش کرتے ہیں جو اسلامی تہذیب و تمدن سے بالکل معرا ہوتی ہے۔ چنانچہ اس بات کی دلیل دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ انھم یقولون ما لا یفعلون یعنی جو کچھ وُہ کہتے ہیں۔ چونکہ وُہ فطرت کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے وُہ اس پر خود بھی عمل پیرا نہیں ہو سکتے۔ کجا یہ کہ دُوسرے اس پر عمل کریں :-

اس کے مقابلہ میں دوسرا گروہ شاعروں کا وُہ ہے۔ جن کا الا الذین اٰمنوا و عملوا الصالحات و ذکروا اللہ کثیراً وانتصروا من بعد ما ظلموا کے الفاظ میں ذکر آتا ہے۔ کہ وُہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور اعمالِ صالحہ بجا لائے۔ اور اللہ تعالےٰ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں۔ اور مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لیتے ہیں۔ ان کی شاعری میں کسی قسم کا حرج نہیں۔ ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک شاعری جہاں ایسی ہے۔ جس کا اسلام میں جواز نہیں پایا جاتا۔ وہاں پاکیزہ شاعری کی اسلام کی طرف سے اجازت ہے۔ اخبار تنظیم اہلحدیث ان میں سے ایک کا نام اسلامی شاعری اور دوسری کا نام باطل شاعری رکھتے ہوئے ۱۳ر اپریل کے پرچہ میں باطل شاعری کے عنوان سے لکھتا ہے :-

"آخر نوبت یہاں تک پہنچی۔ کہ حقیقی شاعری جس کو قرآن مجید نے پیش کیا تھا۔ اس کی جگہ باطل شاعری نے لے لی۔ اور وُہ بے ہودہ کلامی۔ تضیع اوقات۔ سفیہانہ مذمت۔ گمراہ کن۔ مخرب اخلاق اور شر انگیز الفاظ کا مجموعہ بن کر رہ گئی۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارے شاعر حضرات صحیح قسم کی روشن ضمیری اور بلند نظری کو کھو کر جس کے ذریعہ سے قوموں میں بیداری اور صحیح جذبات پیدا ہوں۔ خدا کی توحید اور اسلام کی عظمت کا احساس پیدا ہو۔ ان کی عملی زندگی ان کی ترجمانی کر سکے۔ اور خدا کے مقدس کلام کی روحانی تقدیس قوموں کے دل کو لبھاتے اس کو از سر نو بدی کا مجسمہ بنا دیا ہے۔ اور سفاہت اور کم مایگی کی طرف لوٹا کر ہر قسم کی بُرائی اور بد اخلاقی کا مجموعہ بنا دیا ہے پھر بدقسمتی سے اس کو روحانیت کے لفظ سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ نوجوان اپنے دماغ کا توازن کھو کر اخلاقی تباہی کا شکار ہو رہے ہیں"

اس اقتباس سے صاف طور پر عیاں ہے۔ کہ "تنظیم اہلحدیث" کے نزدیک آج کل مسلمانوں میں جہاں حقیقی یعنی اسلامی شاعری مفقود ہے وہاں اس کی بجائے بے ہودہ اور لغو اشعار کہے جاتے ہیں۔ جن کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ "تنظیم اہلحدیث" نے مندرجہ بالا حوالہ میں مسلمانوں کی ذہنیت پر جو ماتم کیا ہے۔ اسے ایک طرف رکھتے ہوئے ہم اس سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا کبھی اس نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کو بھی دیکھا۔ اگر دُنیا کا کوئی سلیم الفطرت انسان ایک دفعہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کو دیکھ لے۔ تو وُہ یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشعار کے ذریعہ ایک نئے علم کلام کی داغ بیل ڈالی ہے آپ نے فرسودہ و بے ہودہ قصص کی بجائے حسنی بار بیجانی کا ثبوت۔ قرآن مجید کی مدح۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف صحابہ کے فضائل و مناقب۔ اسلام کی خوبیوں اور اس کے تازہ بتازہ معجزات کا ذکر اپنے اشعار میں فرمایا ہے اور ایسے دل نشین اور مؤثر پیرایہ میں۔ کہ دل متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پڑھ کر کئی لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ اور انہوں نے سمجھا۔ کہ جس پاک نفس انسان کے دل میں دین کی اس قدر محبت۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس قدر عشق قرآن مجید سے اتنی عقیدت اور اسلام کے متعلق اتنی غیرت ہو کہ اُٹھتے بیٹھتے۔ چلتے۔ پھرتے اسلام اور قرآن کا ذکر ہی اس کی غذا۔ اس کی روح رواں اور اس کے دل کا آرام ہو۔ وُہ کبھی کاذب نہیں ہو سکتا۔ وُہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ آپ چونکہ شاعر تھے اس لئے نبی نہیں ہو سکتے۔ بہت بڑی غلط فہمی کا شکار ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ شعر کہنا ہرگز نبوت کے منافی نہیں۔ اور جو شخص یہ کہتا ہے وُہ اسلام اور قرآن کی تعلیم سے اپنی ناواقفیت کا کھلا ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے :-

بے شک قرآن مجید میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ۔ یعنی ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر نہیں سکھایا۔ اور نہ ہی یہ آپ کی شایانِ شان ہے لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس آیت میں شعر سے کیا مراد ہے۔ اگر کہو کلام موزون۔ تو پھر سوال ہوتا ہے۔ کہ یہ قاعدہ خاص ہے۔ یا عام ؟ یعنی یہ تمام انبیاء کے لئے ہے۔ یا خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ اگر کہو خاص تو پھر یہ معیار نبوت نہ رہا۔ اگر کہو۔ عام ہے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ یہ سقم اور عیب ہے جیسا کہ ما ینبغی لہ سے ظاہر ہے۔ اب اگر کلام موزون کہنا ایک عیب ہے۔ اور تمام انبیاء اس سے علیحدہ رہے ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ اس عیب سے افضل الرسل خاتم الانبیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی علیحدہ رہے ہوں۔ بالخصوص جبکہ "علمناہ" اور "لہ" کی ضمائر کا مرجع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ مگر جیسا کہ بخاری سے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے ثابت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کلام موزون کہا جیسا کہ کتاب المغازی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ شعر درج ہے :-

وما انت الا اصبع دمیت
وفی سبیل اللہ ما لقیت

اور جیسا کہ لکھا ہے۔ کان النبی صلعم ینقل التراب یوم الخندق حتی اغمر بطنہ او اغبر بطنہ یقول ؎

واللہ لولا اللہ ما اھتدینا
ولا تصدقنا ولا صلینا
فانزلن سکینۃً علینا
وثبت الاقدام ان لاقینا
ان الاولیٰ قد بغوا علینا
اذا ارادوا فتنۃً ابینا

پس ثابت ہوا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کلام موزون کہا۔ اور پڑھا۔ اب اگر شعر یعنے کلام موزون عیب ہوتا۔ اور منافی نبوت ہوتا۔ تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کلام موزون نہ کہتے۔ پس ثابت ہوا کہ کلام موزون منافی نبوت نہیں۔ پھر اگر کلام موزون کہنا معیوب ہوتا۔ اور ایک اتنا بڑا عیب ہوتا۔ جس کے پائے جانے سے ایک شخص نبوت کے درجہ سے گر جاتا ہے۔ تو ایسا عیب اولیائے اُمت محمدیہ میں بھی نہ پایا جاتا جنکی نسبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" بالخصوص حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ جیسے صحابی جنکو علاوہ خلیفۂ رسول عربی ہونے کے یہ فضیلت بھی حاصل تھی۔ کہ خاتم الانبیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا۔ "انا مدینۃ العلم وعلی بابھا" یعنی میں علم کا شہر ہوں۔ اور علی اس کا ایک دروازہ ہیں"۔ مگر جیسا کہ اہلِ علم حضرات سے یہ پوشیدہ نہیں۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلام موزون کہا۔ اور آپ کا طبع شدہ دیوان بھی موجود ہے۔ آپ کے چند اشعار یہ ہیں :- ؎

لک الحمد یا ذا الجود والمجد والعلی
تبارکت تعطی من تشاء وتمنع
الٰھی لئن جلت وجمت خطیئتی
فعفوک عن ذنبی اجل واوسع

حضرت حسینؓ کو خط میں لکھتے ہیں :-

اُحسین انی واعظ و مؤدب
فافھم فانّ العاقل المتأدب
واحفظ وصیۃ والد متحنن
یغذوک بالآداب کیلا تعطب

ممکن ہے اس پر کوئی کہدے یہ معیار تو انبیاء کے لئے ہے نہ کہ اولیاء کے لئے۔ تو اس کے جواب میں عرض ہے کہ اگر کلام موزون کہنا واقعی ایسا عیب ہے۔ جو منافی نبوت ہے تو ایسا عیب اولیاء میں ہرگز پایا نہیں جانا چاہئے۔

ورنہ ہمیں کوئی ایسا عیب بتایا جائے جس سے تمام انبیاء منزہ اور مبرا رہے ہوں۔ اور اس کا پایا جانا منافیٔ نبوت ہو۔ مگر پھر بھی وہ بعض اولیاء اللہ میں پایا جاتا ہو۔ اگر یہ صحیح نہیں اور یقیناً کوئی ایسی مثال نہیں دکھائی جاسکتی۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ اولیاء امت کو بھی ضرور اس عیب سے منزہ ہونا چاہیئے۔ مگر یہ ثابت ہے۔ کہ بعض اولیاء امت نے کلام موزون کہا۔ اب جبکہ یہ اظہر من الشمس ہوچکا۔ کہ بعض انبیاء اور اولیاء نے کلام موزون کہا۔ تو یہ کلیہ ٹوٹ گیا۔ کہ نبی کلام موزون نہیں کہتا۔ پس ثابت ہوا کہ وما علمناہ الشعر میں شعر سے مراد کلام موزون نہیں ؛

ایک اور دلیل اس بات کے لئے کہ قرآنی اصطلاح میں شعر سے مراد کلام موزون نہیں یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں بارہا کفار کا قول شاعر مجنون (صافات ع ۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت نقل کیا ہے۔ گویا آپ "شاعر" ہیں۔ اب اگر ان کا شاعر کہنے سے مقصد شعر کہنے والا (کلام موزون کہنے والا) ہوتا۔ تو اس کا صاف طور پر مطلب یہی تھا۔ کہ گویا قرآن شریف کلام موزون ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا قرآن فی الواقع کلام موزون ہے؟ اگر کہو ہاں۔ تو یہ کلیہ ٹوٹ گیا۔ کہ نبی شاعر نہیں ہوتا کیونکہ پھر کلام موزون فعل خداوندی ہونے کی وجہ سے معیوب نہ رہا۔ اور اگر کہو کہ قرآن شریف کلام موزون نہیں۔ تو پھر عرب کے فصحاء اور بلغاء پر جن کو اپنی فصاحت پر اتنا گھمنڈ تھا۔ کہ وہ غیر ممالک والوں کو "عجمی" یعنی گونگا کہتے تھے۔ سخت الزام لازم آئے گا۔ کہ گویا وہ اس قابل بھی نہ تھے۔ کہ عربی نظم و نثر میں تفرقہ کرسکیں۔ مگر یہ قطعاً غلط ہے۔ جبکہ ایک جاہل دیہاتی بھی پنجابی نظم و نثر میں آسانی فرق کرسکتا ہے۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ عرب کے علماء نثر اور کلام موزون میں فرق نہ کرسکے ہوں۔ علاوہ ازیں اگر ان کی شعر سے مراد وہی کلام موزون ہوتی۔ تو قرآن کے کلام موزون نہ ہونے کی صورت میں خدا تعالےٰ ضرور کفار کو متنبہ کرتا۔ کہ دیکھو تم اس قدر جاہل ہو۔ کہ نظم و نثر میں بھی فرق نہیں کرسکتے۔ یہ قرآن نظم نہیں۔ بلکہ نثر ہے۔ مگر بجائے اس کے خدا تعالےٰ کا بل جاء بالحق (والصّٰفّٰت ع ۲)

کہنا صاف بتاتا ہے۔ کہ شعر سے مراد کلام موزون نہیں۔ بلکہ "باطل" ہے۔

پس ان کے نزدیک بھی شعر سے مراد کلام موزون نہیں ہوسکتا۔ اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ اگر قرآن کی اصطلاح میں شعر سے کلام موزون مراد نہیں تو پھر کیا ہے۔

اس کے جواب کے لئے ہم قرآن شریف پر ایک نظر تعمق ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں اس سوال کا حل مل جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس سوال کو نہایت وضاحت کے ساتھ حل فرماتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ والشعراء یتبعھم الغاون الم تر انھم فی کل وادٍ یھیمون۔ وانھم یقولون مالا یفعلون۔ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات الخ (الشعراء ع ۱۱) یعنی شعر کہنے والوں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ کیا تو نہیں دیکھتا۔ کہ وہ ہر ایک میدان میں خیالی گھوڑے دوڑاتے رہتے ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے شعر کی تعریف فرمائی ہے۔ یعنی ایسا کلام جو سراسر تخیل سے پُر ہو۔ اور حقیقت اس میں نہ ہو۔ اور ایسا کلام جس میں ایسی باتیں ہوں جو اس کے کہنے والے میں بھی نہ پائی جائیں۔

یہ وہ علامات شنیعہ ہیں جو قرآن کی اصطلاح میں شعر میں پائی جاتی ہیں۔ اور انہی صفات کو مدنظر رکھتے ہوئے خدا تعالےٰ نے فرمایا وما علمناہ الشعر۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے نہیں۔ کہ ہر ایک میدان میں سرگرداں پھریں۔ اور ایسی باتیں کہیں جو خود نہ کریں۔ ورنہ اگر شعر کلیۃً معیوب ہوتا تو الا الذین اٰمنوا کی استثناء کیوں کی جاتی۔ چنانچہ ہمارے ان معنوں کی تائید منطق کے امام علامہ سید شریف کے اس قول سے ہوتی ہے۔ والشعر ان کان مفیداً للخواص والعوام فان الناس فی باب الاقدام والاحجام اطوع للتخییل منھم للتصدیق الا ان مدارہ علی الاکاذیب (الحاشیۃ الکبری علی شرح المطالع صفحہ ۵ مصری) یعنی شعر اگرچہ مفید ہے۔ کیونکہ لوگ آگے بڑھنے اور پیچھے ہٹنے میں تصدیق کی نسبت تخییل کے زیادہ تابع ہوتے ہیں۔ مگر شعر کا مدار جھوٹ پر ہوتا ہے

اور کہا گیا ہے۔ احسن الشعر اکذبہ (سب سے اچھا شعر وہ ہے جس میں زیادہ جھوٹ ہو) اس کے آگے فرماتے ہیں۔ فلا یلیق الصادق المصدوق کما یشھد بہ قولہ وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ یہی وجہ ہے کہ شعر کہنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شایان شان نہ تھا۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ کا یہ قول ہے وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ

اس حوالہ سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) شعر کا مدار جھوٹ پر ہوتا ہے۔

(۲) اس میں محض تخییل ہی تخیل ہوتا ہے۔ حقیقت نہیں ہوتی۔

(۳) یہی وہ وجوہات ہیں جن کی بناء پر وما علمناہ الشعر کا ارشاد ہوا۔

غرض قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کہ شعر سے مراد سراسر پُر از کذب و تخیل کلام ہے۔ اور اس کی تائید علامہ سید شریف کے قول سے بھی ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی ایسا کلام نہیں کہا۔ جو محض تخیلانہ ہو۔ یا اس میں ایک شمہ بھر بھی جھوٹ ہو۔ پس آپ نے اصطلاح قرآنی کی رو سے شعر نہیں کہا۔ اور نہ ہی وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ کی زد آپ پر پڑتی ہے۔

اس حقیقت کی موجودگی میں شعر کے اصل مفہوم کو جانتے ہوئے پھر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کے لئے آپ کے اشعار کا پیش کرتے جانا مخالفین کی محض ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے؟

آریہ سماج سکھر کا منظوری چیلنج کے بعد مناظرہ سے انکار

۵-۶-۷ اپریل آریہ سماج سکھر کا سالانہ جلسہ تھا۔ جس کے لئے مدت سے تیاریاں ہورہی تھیں۔ اور اس قسم کے اعلانات بھی ہوچکے تھے۔ کہ بڑے بڑے ودوان پنڈت آنے والے ہیں کہ ۳ تاریخ کی شام کو آریہ سماج کا ایک اشتہار ہمیں ملا۔ جس میں تمام مذاہب کو چیلنج کرتے ہوئے یہ اطلاع دی گئی تھی۔ کہ اگر کسی کو ویدک اصولوں پر اعتراضات کرنے ہوں۔ تو ۴ تاریخ تک سکرٹری آریہ سماج بذریعہ خط و کتابت وقت کی تعیین کرے۔ اس وقت تک اس چیلنج کے اخفا کی غرض غالباً یہ تھی۔ کہ اتنے قلیل عرصے میں کوئی اپنے علماء نہیں منگوا سکے گا۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ اپنی صداقت کا اعلان کردیں گے۔ مگر ان کی امیدوں کے خلاف جماعت احمدیہ سکھر کے نمایندے ۴ اپریل کو آریہ سماج مندر میں پہونچ گئے۔ اور آریہ سماجیوں سے مطالبہ کیا۔ کہ مناظرہ تحریری ہو۔ اس سے وہ اتنے خائف تھے۔ کہ چند شرائط جو بڑی بحث و تمحیص کے بعد طے ہوچکی تھیں۔ ان کے بھی وہ متحمل نہ ہوسکے۔ اور شرائط کا کاغذ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کے ہاتھ سے چھین کر پھاڑ ڈالا۔ قریب تھا کہ آریہ سماجی اس طرح جان چھڑا جاتے۔ مگر اس میں بھی وہ کامیاب نہ ہوسکے۔ کیونکہ تقریری مناظرہ کی شرط بھی مان لی گئی۔ اور "ویدوں کے مکمل الہامی کتاب ہونے" کے مضمون پر تبادلہ خیالات کے لئے شرائط طے ہوگئیں۔ ان شرائط میں سے ایک یہ تھی۔ کہ ۶-۷ کو تبادلہ خیالات آریہ سماج کے پنڈال میں ہوگا۔ جہاں انتظام اور قیام امن آریہ سماج کے ذمہ ہوگا۔

۵ تاریخ کو آریہ سماجیوں کا جلسہ ہوا۔ اس میں احمدیت کے خلاف اس حد تک لوگوں کو اشتعال دلایا گیا۔ کہ متعلقہ افسروں کو انہیں فہمائش کرنی پڑی۔ چنانچہ ۶ تاریخ کو جس دن مناظرہ ہونا تھا۔ اور پبلک بڑی تعداد میں پنڈال میں پہونچ چکی تھی۔ بجائے مناظرہ کے آریہ سماج کا ایک مقرر تقریر کرنے کھڑا ہوگیا۔ اور اس نے بتلایا کہ متعلقہ افسروں نے ان کی گذشتہ روز کی تقاریر کو اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے انہیں فہمائش کی ہے۔ اور یہ کہ جب تک احمدیہ جماعت اپنے آدمیوں کی طرف سے قیام امن کا ذمہ نہ لے مناظرہ نہیں ہوگا۔ طے شدہ شرائط کی یہ صریح خلاف ورزی دیکھتے ہوئے جتنی پبلک مناظرہ سننے آئی تھی اٹھ کر چلی آئی۔ اور گو آریہ سماج کے فرار کے ثبوت میں اتنا ہی کافی تھا۔ تاہم دوسرے دن انجمن احمدیہ کی طرف سے کھلا اشتہار شائع کردیا گیا۔ کہ ہم اپنے آدمیوں کی طرف سے قیام امن کے ذمہ وار ہیں۔ اس اشتہار کی موجودگی میں پبلک کو پورا یقین تھا۔ کہ ۷ تاریخ کو مناظرہ ہوگا۔ مگر اس دن بھی آریہ سماج نے یہ کہتے ہوئے مناظرہ سے فرار اختیار کرلیا۔ کہ طے شدہ شرائط انہیں منظور نہیں۔

ڈکٹیٹر احرار چودھری افضل حق اور "اتحاد پارٹی"

معاصر "انقلاب" کا دلچسپ تبصرہ

معلم اخلاق حضرت چودھری افضل حق صاحب نے اپنے صحیفہ مجاہد میں "اتحاد پارٹی" کو سرمایہ داروں کی جماعت قرار دے کر ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چند "ترکیبئے" اور بے کار نوجوان تلاش کئے جائیں۔ جو ان سرمایہ داروں کی مونچھ کا بال (ناک کا بال صحیح محاورہ ہے) بن جائیں۔ اور جب اتحاد پارٹی اپنے پمفلٹ تقسیم کرنے کے لئے انہیں دیہات میں بھیجے۔ تو وہ صدا دیں۔ کہ "غریبوں کے لئے پھندا مفت" اور اس سفر کی اجرت اتحاد پارٹی سے وصول کریں

ارشاد ہوتا ہے۔ اور کس قدر بجا ارشاد ہوتا ہے:۔

امراء کے بے شک ایجنٹ بنیں۔ مگر ووٹ غریب پارٹی کو دلائیں۔ نوجوانو یہ نادر موقع ہاتھ سے نہ دو۔ ہاتھ بھی رنگو۔ مگر سرمایہ دار کی طلائی زنجیروں سے آزاد بھی رہو۔ یعنی مچھلی خاں بہادر رحیم بخش کی اڑاؤ۔ مگر ووٹ گاما کو دو۔

اللہ چودھری صاحب کو جزائے خیر دے نوجوانان احرار کے "کانفیڈنشل" پروگرام کو آپ نے کس فیاضی اور دریا دلی سے شائع فرما دیا ہے۔

لیکن اگر مسلمان نوجوانوں کو اسی اخلاق کی تعلیم دی گئی۔ تو ہمیں اندیشہ ہے۔ کہ جس طرح مجلس احرار چندہ تو مسلمانوں سے جمع کرتی رہی۔ اور شہید گنج کے ابتلا کے موقع پر کام سکھوں کے آئی۔ اسی طرح نوجوانان اسلام بھی بظاہر اسلام کے ساتھ وابستہ رہ کر اور مسلمانوں کی روٹیاں توڑ کر کام ہندوؤں کا کیا کریں گے۔ اور انشاء اللہ چودھری صاحب کو ایسے بے شمار نونہالوں سے واسطہ پڑیگا۔ جو نعرہ تو "احرار زندہ باد" کا لگائیں گے۔ روٹیاں تو مجلس احرار کے دفتر سے کھائیں گے۔ اور پروپیگنڈا "مجلس اتحاد ملت" کا کیا کریں گے پھر بزرگان احرار کو اپنی اس تعلیم اخلاق کے اثرات محسوس ہوں گے

چودھری صاحب فرماتے ہیں۔ ووٹ اس کو دو جو ایسی حکومت کے قیام کا وعدہ کرے جس میں ہر شخص فکر و فاقہ سے آزاد ہو۔ اور بچے مفت تعلیم حاصل کر سکیں۔ ہر گاؤں میں تفریح اور ورزش کا سامان ہو"

یہ گویا مجلس احرار کا "انتخابی اعلان" ہے۔ (۱) ہر شخص فکر و فاقہ سے آزاد ہو (۲) بچے مفت تعلیم حاصل کریں۔ (۳) ہر گاؤں میں تفریح اور کھیل کود ہو۔

لیکن چودھری صاحب نے یہ نہ بتایا۔ کہ وہ کونسے طریقے ہونگے۔ جن کے اختیار کرنے سے یہ مقاصد حاصل ہو سکیں گے۔ آپ اور مولانا مظہر علی کونسل میں ان مقاصد کے لئے کیا کرتے رہے ہیں؟ اور آئندہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ جب تک ذرائع و وسائل کا ذکر نہ کیا جائے۔ محض "یہ ہونا چاہئے" اور "وہ ہونا چاہئے" کہنے سے تو کام نہیں چلتا ہمارا دعوے یہ ہے۔ کہ ان مقاصد کے حصول کی جتنی راہیں چودھری صاحب نکالیں گے وہ سب کی سب "اتحاد پارٹی" کے پروگرام میں موجود ہیں۔ چودھری صاحب اس پروگرام سے باہر نہیں جا سکتے۔

ارشاد ہوتا ہے:۔

جن امرا نے "صفرا بے نان" نہیں دیکھا ان کی لفاظی کے چکر میں نہ آئیں۔

"لفاضی" تو ممکن ہے کاتب کی لغزش کا نتیجہ ہو۔ لیکن یہ "صفرا بے نان" اپنا جواب نہیں رکھتا۔ حکیم شفاء الملک صاحب تو ضرور شہادت دے دیں گے۔ کہ روٹی نہ کھانے کی وجہ سے معدے میں جو صفرا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کو "صفراء بے نان" بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ امرا کو اس صفراء کی تولید کا کبھی اتفاق نہیں ہوا۔

لیکن ہمارا حسن ظن یہ کہتا ہے۔ کہ چودھری صاحب کا مطلب "حکیمی" سے نہ تھا۔ بلکہ اصل "سفرہ بے نان" تھا۔ ع

جانِ پدر تو سفرہ بے ناں ندیدۂ

بہرحال۔ آیا چودھری افضل حق اور ان کے رفقائے محترم چھاتی پر ہاتھ رکھکر یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے کبھی "سفرۂ بے ناں" دیکھا ہے؟ کیا مجلس احرار کے بڑے بڑے گرانڈیل رہنماؤں کی "صور تما" آواز اور "نور بھرے مکھڑے" صرف "دو روٹیوں پر قناعت" کرنے کا نتیجہ ہیں؟ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ مجلس احرار کے رہنماؤں اور کارکنوں نے پنجاب میں اتنے مُرغ کھائے ہیں۔ کہ نواب شاہ نواز خاں آف ممدوٹ نے عمر بھر میں نہ کھائے ہوں گے۔ نہ کھلائے ہونگے دنیا بھر کے مزے لوٹنا اور پھر "سفرۂ بے ناں" کا دعوے کرنا؟ ع

منکر مے بودن و ہمرنگ مستان زیستن

باقی رہا "سفرۂ بے ناں" اور کال کو ٹھڑیوں کو اپنے نورانی مکھڑے سے منور کر دینے والا دلی۔ تو اس کے متعلق [illegible] ہے

گرد بے نسیند باخوش پسر
کہ ما پاکبازیم و اہلِ نظر
زمن پرس فرسودۂ روزگار
کہ بر سفرہ حسرت خورد روزہ دار

(انقلاب ۱۴ اپریل)

سر ظفر اللہ خاں اور شہریار دکن

ہمیں افسوس ہے۔ کہ مجلس احرار کے ارکان اس ذہنیت کے ماتحت جو انہیں انتہا پسند کانگرسیوں سے ورثہ میں ملی ہے۔ ہر معاملہ میں حد اعتدال سے بے حد تجاوز کر جاتے ہیں۔ اعلیحضرت شہریار دکن مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے چانسلر ہیں۔ اور امسال یونیورسٹی کورٹ کے ممبروں میں چودھری سر ظفر اللہ خاں کا نام بھی منظور کر لیا۔ اتنی سی بات پر مجلس احرار کے موروثی صدر مولوی حبیب الرحمن وغیرہ نے لدھیانہ میں ایک جلسے میں اعلیحضرت کے خلاف وہ سوقیانہ الفاظ استعمال کئے۔ جو کم از کم ایک نام نہاد مولوی کی زبان سے کبھی آج تک نہ نکلے ہونگے۔ کسی مجلس کو قائم کر لینے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ قضا و قدر کے تمام اختیارات اس مجلس کے سپرد ہو گئے ہیں۔ مگر وہ حیدرآباد اور علی گڑھ یونیورسٹی کی اینٹ سے اینٹ بجانے کو تیار ہو گئے ہیں۔ قادیانیت کے خلاف وہ جو چاہیں کہیں۔ اور جو چاہیں کریں۔ لیکن ہندوستان کے ایک عظیم ترین والئے ریاست کے خلاف اس بے باکی سے زہر اگلنا کسی حالت میں زیبا نہیں۔ اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ کوئی وجہ بھی نہ ہو۔ لازم تو یہ تھا۔ کہ ہنگامہ آرائی برپا کرنے سے پیشتر وہ حقائق سے آشنا ہونے کی کوشش کرتے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ حال ہی میں ایک اطلاع جرائد میں شائع ہوئی ہے۔ کہ سر ظفر اللہ خاں کو اعلیحضرت نواب صاحب بھوپال نے اپنے زمانہ چانسلری میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی کورٹ کا ممبر نامزد کیا تھا۔ اب اعلیحضرت شہریار دکن چانسلر مقرر ہوئے۔ تو آپ نے سابق نامزدگی کی تصدیق فرما دی۔ اس میں انہوں نے کونسا جرم کیا۔ اعلیحضرت حضور نظام بادشاہ ہیں۔ اور ان کی رعایا میں غیر مسلم بھی آباد ہیں۔ اگر وہ احرار کے مسلک کو اختیار کر لیں۔ تو کیا وہ صحیح معنوں میں ایک عادل حکمران کہلا سکتے ہیں۔ (سیاست ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء)

ضلع گورداسپور کی نیشنل لیگوں کو اطلاع

اٹھوال۔ شاہ پور۔ ڈالہ بانگر۔ ڈیرہ بابا نانک۔ بہلول پور۔ ڈھیر ادر ننگل کی نیشنل لیگوں کے معائنہ وغیرہ کے لئے مرزا مبارک بیگ صاحب کلانوری کو انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ لہذا ان لیگوں کے تمام عہدہ داران کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب موصوف کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں۔

(خاکسار محمود احمد عرفانی صدر گورداسپور ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ قادیان)

ہندوستان کے مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

کولمبو

۲۹ مارچ۔ جماعت احمدیہ کولمبو نے یوم التبلیغ منایا۔ احباب مختلف ٹریکٹوں کے ساتھ شہر کے چاروں طرف روانہ ہوئے۔ اور شائق لوگوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور ان کو تبلیغ کی گئی ہے۔ بعض دوستوں کو غیر احمدیوں کی طرف سے سخت کلامی بھی سننی پڑی۔ لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا

خاکسار۔ عبداللہ الاباری

شملہ

جماعت احمدیہ شملہ نے قریباً ۵۰۰ ٹریکٹ اردو اور انگریزی میں تقسیم کئے اور قریباً ۱۲۰ اصحاب کو گفتگو کے ذریعہ تبلیغ کی ہندو اور سکھ اصحاب کا رویہ نہایت شریفانہ تھا بعض نے ہمارے کام کی تعریف بھی کی۔

خاکسار۔ نادم حسین سیکرٹری انصار اللہ شملہ

لالہ موسیٰ

جماعت کے چار وفد بنا کر تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ گورمکھی سکھوں میں اور ٹریکٹ کرشن اوتار ہندوؤں میں اور بعض ٹریکٹ عیسائیوں میں تقسیم کئے گئے۔ اکثروں نے ٹریکٹ بہت پسند کئے۔ خاکسار۔ حکیم محمد قاسم

سکھر

۲۹ مارچ۔ احباب نے اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ احمدیت کا پیغام تقسیم کیا۔ بعض اصحاب نے علانیہ تسلیم کیا۔ کہ مذہبی رنگ اور اشاعت مذہب کا جذبہ جس خوبی سے جماعت احمدیہ کے افراد میں نظر آتا ہے۔ اس کی نظیر اور کہیں نہیں مل سکتی۔ (نامہ نگار)

کیمل پور

حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے یوم التبلیغ منایا گیا۔ جملہ احباب نے اپنے اپنے حلقوں میں غیر مسلم اقوام میں تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ خاص طور پر جملہ وکلاء و مجسٹریٹ صاحبان کو ٹریکٹ دے کر زبانی بھی تبلیغ کی۔ بفضل خدا ٹریکٹ نہایت مقبول ہوئے۔ خاکسار۔ میاں جان محمد

کالا گوجراں

۲۹ مارچ۔ قریباً تمام احباب نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ ۴۰ کے قریب ٹریکٹ شائع کردہ ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن بعنوان "ہندو بھائیو کو صلح کا پیغام" تقسیم کئے گئے۔ ہندو احباب نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ میں نے دو سادھوؤں کو بھی ان کے جائے رہائش پر جاکر تبلیغ کی۔ ایک نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا مگر ایک کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی

خاکسار۔ عبدالقیوم کالا گوجراں۔

صالح نگر ضلع آگرہ

۲۹ مارچ یوم التبلیغ نہایت شاندار طور پر منایا گیا۔ احباب نے سات گاؤں میں تبلیغ کی۔ چونکہ فصل کی کٹائی شروع ہے اس لئے کھیتوں میں جا جاکر تبلیغ کی گئی۔ رات کو ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں ہندو۔ آریہ اور غیر احمدی پچاس کے قریب شامل ہوئے۔ پہلے چودھری عبدالرحیم صاحب مکانہ نے تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت کرشن کی آمد ثانی پر تقریر کی۔ اس طرح ایک سو چھتر نفوس کو یوم التبلیغ کے موقعہ پر تبلیغ کی گئی۔

خاکسار۔ محمد مراد صالح نگر

چک نمبر ۲۷ الف ضلع شیخوپورہ

۲۹ مارچ۔ جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۷ الف نے یوم التبلیغ منایا۔ اور فرداً فرداً ہیچ اقوام کے ۱۷ افراد کو ان کی مادری زبان پنجابی مادری زبان میں تبلیغ کی گئی۔ اور اسلام کی خوبیاں بیان کر کے اسلام کی برتری ثابت کی گئی جس پر انہوں نے یک زبان ہو کر اسلام کی صداقت کا اعتراف کیا۔ خاکسار۔ صوفی غلام محمد

منہیانہ ضلع ہوشیارپور

۲۹ مارچ۔ یوم التبلیغ منایا گیا۔ ایک وفد موضع ڈیلی اور دوسرا موضع کھنوڑہ کو روانہ ہوا۔ ڈومیلی میں سکھوں کے ساتھ حضرت باوا نانک صاحب کے مسلمان ہونے پر گفتگو ہوئی موضع کھنوڑہ میں عیسائیوں کو تبلیغ کی گئی۔ انہوں نے شرافت سے ہماری باتوں کو سنا۔

خاکسار۔ شیخ محمد منہیانہ ضلع ہوشیارپور

باڑی پورہ کشمیر

۲۹ مارچ۔ خاکسار باڑی پورہ سے کونگام روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر پوسٹ آفس کے تمام عملہ کو حضرت کرشن جی کی آمد ثانی کے متعلق پیغام دیا اور کہا۔ کہ وہ اس زمانہ میں بھگوان کی مخلوق کی اصلاح کے لئے آگیا ہے۔ اس کے بعد ہندو دوکانداروں کو تبلیغ کی۔ خدا کے فضل سے سب ہندو دوستوں نے مطالعہ کتب کا وعدہ کیا۔ خاکسار۔ میر غلام محمد باڑی پورہ چک لیمرچ

چک نمبر ۳۳ جنوبی سرگودھا

۲۹ مارچ کو تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔

خاکسار۔ عطاء اللہ

ڈیرہ دون

جماعت احمدیہ ڈیرہ دون نے ۲۹ مارچ شہر کے مختلف محلوں میں انفرادی طور پر غیر مسلموں میں تبلیغ کی۔ خاکسار نے بمعیت مولوی علی محمد صاحب اجمیری و مولوی عبدالمالک خان صاحب۔ بابو موتی لعل صاحب بار ایٹ لاء اور بابو خورشید لعل صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ کی کوٹھیوں پر جاکر تبلیغ کی۔ نیز ٹریکٹ بھی دئے گئے۔ احباب نے کثرت سے ٹریکٹ تقسیم کئے۔ خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔

خاکسار۔ خواجہ غلام نبی ڈیرہ دون

ساتاں کوٹم

جماعت احمدیہ ساتاں کوٹم نے ۲۹ مارچ غیر مسلم اقوام میں تبلیغ کی۔ تمام احباب دو دو تین تین مل کر صبح ۱۰ بجے سے لے کر شام کے چھ بجے تک ارد گرد کے دیہات میں ٹریکٹ تقسیم کرتے رہے۔ اور زبانی بھی تبلیغ کی لوگوں نے ٹریکٹ خوشی سے لئے اور ہماری باتوں کو توجہ اور شوق سے سنا۔ ایک گاؤں میں جو عیسائیوں کا مرکز ہے۔ تبلیغ کی گئی

خاکسار۔ احمد از ساتاں کوٹم

کلو سوہل میں احراری ملا عنایت اللہ کی سکھوں کی طرف سے نمائندگی

یکم اپریل ۱۹۳۶ء۔ جماعت احمدیہ کلو سوہل اور سکھ صاحبان کے درمیان حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر مناظرہ ہونا قرار پایا تھا۔ تاریخ مقررہ پر ہماری طرف سے گیانی محمد الدین صاحب مناظرہ کے لئے بروقت پہنچ گئے۔ لیکن سکھوں کی طرف سے کوئی مناظر نہ آیا۔ آخر شام کے وقت سکھ صاحبان ملا عنایت اللہ احراری کو قادیان سے بلا لائے۔ اور سکھوں کی طرف سے سردار ہربھجن سنگھ ہمیں بلانے کے لئے آئے۔ ہم نے کہا۔ کہ اگر آپ کو کوئی گیانی پنجاب میں نہیں مل سکا۔ تو ہم ملا عنایت اللہ احراری سے ہی مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن پہلے اسے تیار بھی کرلیں۔ مگر جواب نہ آیا۔ آخر ہم نے ملا عنایت اللہ احراری کے نام متواتر دو چٹھیاں لکھیں۔ لیکن وہ مناظرہ کے لئے ہرگز تیار نہ ہوا اور نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ وہ سکھ مذہب کے لٹریچر سے بالکل ناواقف ہے۔ آخر اس نے گوردوارہ میں کھڑے ہو کر جماعت احمدیہ کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا۔ باوا صاحب کے متعلق یوں کہا۔ کہ وہ مسلمان نہ تھے تمہاری طرف سے گیانی صاحب نے تمام گاؤں میں اعلان کرا دیا۔ کہ لیکچر باوا صاحب کے مذہب پر ہوگا۔ چنانچہ تمام گاؤں کے لوگ احراری مذکور کی تقریر سے متنفر ہو کر ہمارے جلسے میں شریک ہوئے۔ اور دلچسپی سے تقریر سنتے رہے۔ گیانی صاحب نے بوضاحت ثابت کیا کہ حضرت باوا صاحب مسلمان تھے بہت سے غیر احمدی احباب عش عش کر اٹھے۔ اور ملا عنایت اللہ کے اس رویہ پر جو اس نے سکھوں کی حمایت میں اختیار کیا۔ سخت اظہار نفرت کیا۔

خاکسار۔ حسن محمد سیکرٹری انجمن احمدیہ کلو سوہل

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ گرداسپور شکر گڑھ

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ عبدالکریم عبداللہ پسران صوبا ذات جٹ ساکن موضع بوتھ گڑھ تحصیل شکر گڑھ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۲۸ تاریخ بمقام شکر گڑھ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص دلچسپی رکھنے والوں کو چاہئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۸-۳-۳۶

مہر عدالت

ایک بجا شکایت

ہمیں ایک دوست سے ایک شکایت موصول ہوئی ہے۔ جو احباب کی اطلاع کی خاطر درج ذیل ہے:۔

مکرمی جناب شیخ صاحب!

مجھے آپ سے ایک شکایت ہے۔ آپنے مجھے چار جوڑے جرابوں کے ارسال کر دیئے۔ حالانکہ اتنے ماہ ہو گئے ہیں۔ ابھی تک ایک جوڑہ ہی پھٹنے میں نہیں آتا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا۔ کہ آپ کی جرابیں دوسری جرابوں کی طرح نہیں۔ اور اس قدر پائیدار ہیں۔ تو میں کبھی بھی چار جوڑے نہ خریدتا۔ آپ کی جرابیں اتنی خوبصورت اور دل کش ہیں۔ کہ مجھے یہ گمان بھی نہ گزرا۔ کہ اتنی مضبوط ہوں گی؛

خاکسار عزیز احمد سب جج ہوشیارپور ۸ ۴/۳۶

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپکو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ بس عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر قرار پایا۔ تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھئے۔ قیمت ڈھائی روپیہ (عہ) نوٹ کہا ایک عالم سے لیکر چھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگائیے؛

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو

پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یک مشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا؛

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ایتھنز ۱۴ اپریل۔ ترکی وزیر نے یونان سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ دردانیال کی قلعہ بندی کے سلسلہ میں ان کی حمایت کریں۔ یونانی کابینہ میں اس درخواست کا جواب دینے سے قبل معاملہ پر غور کیا جائے گا۔ یونانی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر دردانیال کی دوبارہ قلعہ بندی کی گئی۔ تو یونانی جزائر منسوبس دعبیرد کی قلعہ بندی پر زور دیں گے۔

لاہور ۱۴ اپریل۔ پنجاب میں اتحاد پارٹی کی انتخابی مہم کا باضابطہ آغاز ۱۹ اپریل سے شروع ہو جائے گا۔ جبکہ جماعت کے مرکزی نظام کی رسم افتتاحی لاہور میں ادا کی جائے گی

ٹوکیو ۱۴ اپریل۔ جاپانی امیر البحر نے اس بات پر زور دیا ہے کہ بحری میزانیہ میں اضافہ کیا جائے۔ اور بحری بیڑہ بڑھایا جائے معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان کی بحری قوت اس وقت دنیا میں تیسرے درجہ پر ہے۔ جاپان کے پاس ایک لاکھ ستر ہزار ٹن کے وزنی جہاز موجود ہیں

روما ۱۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ اطالوی افواج نے ڈیسی پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ۲۱ اپریل کو اطالوی فتوحات کی خوشی میں جشن منایا جائے گا۔ یہ جشن ڈیسی اور ہرار کی فتح اور عدیس آبابا کی طرف جرنیل گریزیانی کی پیش قدمی کے سلسلہ میں منایا جائیگا

اسمارہ ۱۴ اپریل۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ اطالوی فوج کے اس دستہ نے جو مونرون پر متعین ہے۔ سوڈان کے سرحد پر واقع شہر گلابت پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر عین سرحد پر واقع ہے۔ اطالوی فوج نے اس کے علاوہ اس قصبہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو حبشہ کی حدود میں واقع ہے۔

ماسکو ۱۴ اپریل۔ ایک روسی اخبار روس اور منگولیا کے معاہدہ پر رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ دونوں حکومتوں کے اقتصادی اور سیاسی تعلقات نہایت خوشگوار ہیں۔ اور اس معاہدہ پر دونوں حکومتوں نے مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں مزید تعلقات پیدا ہونے کی توقع ہے۔ جس سے دونوں ممالک کو فائدہ پہنچے گا۔

پٹنہ ۱۴ اپریل۔ کل ستواری کے میلہ میں ایک درخت گر جانے سے تماشائیوں میں سے چار اشخاص ہلاک اور بارہ مجروح ہوئے

لنڈن ۱۴ اپریل۔ سائینورمسولینی نے "ڈیلی ہیرلڈ" کے نامہ نگار مقیم روما کو اطالیہ سے نکال دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے خلاف مسولینی اور فسطائی جماعت کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کا الزام عاید کیا گیا ہے

ٹوکیو ۱۴ اپریل۔ ایک جاپانی اخبار کا نامہ نگار مقیم سنکیانگ اطلاع دیتا ہے۔ کہ بیرونی منگولیا کی اشتراکی فوجیں مانچوکو کی سرحد کے اندر گھس آئیں۔ مانچوکو اور جاپانی فوجوں نے اس یلغار کو پوری طاقت سے روکا۔ آٹھ گھنٹہ کی خونریز جنگ کے بعد منگولین افواج پسپا ہو گئیں۔ ۵۰۰ سپاہیوں کے ہلاک ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جن میں اشتراکی سپاہیوں کی تعداد زیادہ بیان کی جاتی ہے

نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ آج اسمبلی میں اطالیہ کو قرض دینے کی مخالفت کا مسودہ قانون اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ سر جیمز گرگ نے کہا کہ اطالیہ کی بیمہ کمپنیوں کو جو پریمیم ادا کئے جاتے ہیں۔ وہ اس قانون کے تحت میں نہیں آئیں گے متعدد ترامیم پیش کی گئیں مگر سب گر گئیں۔ سر جیمز گرگ نے مسودہ قانون کے منظور کئے جانے کی تحریک کی جو ۵۹ آراء کی موافقت اور ۳۰ کی مخالفت سے منظور ہو گئی۔

لنڈن ۱۴ اپریل۔ مسٹر رینز میکڈانلڈ جو کونسل کے لارڈ پریذیڈنٹ کی حیثیت سے مئی ۱۹۳۷ء میں منعقد ہونے والے دربار تاجپوشی کے متعلق انتظام کر رہے تھے۔ ایک معمولی اپریشن کرانے کے لئے ہسپتال میں داخل ہو گئے۔

لکھنؤ ۱۴ اپریل۔ آج کانگرس کا اجلاس ختم ہو گیا۔ مجلس انتخاب مضامین نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرس کا آئندہ اجلاس دسمبر میں پونا میں ہو گا۔

روما ۱۴ اپریل۔ اطالوی یہ افواہ اڑا رہے ہیں۔ کہ شاہ نجاشی کہیں غائب ہو گیا ہے اور اس نے بھیس بدل لیا ہے۔ تاکہ کوئی پہچان نہ سکے۔

عدیس آبابا ۱۴ اپریل۔ ایڈیگرات اور میکالے کے نواحی دیہات کی عورتوں نے اطالوی دستوں پر زبردست شبخون مارا۔ اور سینکڑوں اطالوی سپاہیوں کو ہلاک اور مجروح کیا۔ بیسیوں حبشی عورتیں بھی ہلاک ہوئیں۔ اطالویوں نے غدر زدہ میں شدید بمباری کی۔ اور دیہاتیوں کو تباہ کیا۔

جنیوا ۱۴ اپریل۔ یہ افواہ گرم ہے۔ کہ برطانوی کابینہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ اطالیہ کے خلاف اقتصادی تعزیرات ناکافی ثابت ہوئی ہیں۔ اس لئے اگر جنگ حبشہ و اطالیہ کا خاتمہ کرنا مقصود ہے تو اس کی بجائے فوجی تعزیرات عاید کی جائیں

نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ شاہ جارج کی یادگار قائم کرنے کے لئے وائسرائے نے جو فنڈ قائم کیا ہے۔ اس میں اس وقت تک ایک ہزار پونڈ اور ۵۰۹۸ روپے ۱۲ آنے جمع ہو چکے ہیں اعلیحضرت نظام حیدر آباد دکن نے ایک ہزار پونڈ دئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر نے ایک مسودہ قانون پیش کیا۔ کہ گندم۔ آٹے اور چاولوں پر جو محصول درآمد عاید کیا گیا تھا۔ اس کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔ مسٹر مورگن نے تحریک کی حمایت کی۔ بعد ازاں اجلاس ملتوی ہو گیا

روما ۱۴ اپریل۔ ۲۲ اطالوی طیارے جن میں سے تیرہ بمبار طیارے تھے۔ کل عدیس آبابا کے اوپر سے گزرے۔ اور انہوں نے پراپیگنڈا پمفلٹ گرائے۔ جن میں تمام مقبوضہ علاقہ میں غلامی کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۱۴ اپریل۔ فرقہ وارانہ فیصلہ کو مسترد کرنے کی تحریک پر بحث کا جواب دیتے ہوئے بابو راجندر پرشاد نے اعلان کیا۔ کہ فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے لئے ایک اور کوشش کی جائے گی۔ اس لئے کانگرس کو چاہیئے کہ اس کے راستہ میں رکاوٹ نہ ڈالے۔ اور فرقہ وار فیصلہ کے متعلق پالیسی تبدیل نہ کرے۔

میڈرڈ ۱۴ اپریل۔ جمہوریت سپین کی سالگرہ کے موقعہ پر جس میں صدر اور کابینہ کے ممبر بھی شامل تھے۔ دو بم پھٹ گئے۔ جس کے نتیجہ میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا۔ متعدد اشخاص جن میں پولیس کے سپاہی بھی شامل ہیں۔ مجروح ہو گئے ہیں۔

امرتسر ۱۴ اپریل۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۳ پائی۔ نخود حاضر ۱ روپیہ ۵ آنے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے۔ چاندی دیسی ۵۱ روپے ۸ آنے ہے۔

نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ والیان ریاست کی طرف سے لارڈ ولنگڈن اور لیڈی ولنگڈن کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ مہاراجہ ٹراونکور نے تقریر کرتے ہوئے لارڈ ولنگڈن کے شاندار کارنامے بیان کئے اور کہا۔ آپ نے ہمیشہ ریاستوں کی معاشرتی۔ تعلیمی اور مالی حالت بہتر بنانے میں دلچسپی لی ہے۔

جالندھر ۱۴ اپریل۔ ریاست کپورتھلہ کے کسانوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ ریاست کے نزولگان میں پچاس فیصدی تخفیف کی جائے۔

لکھنؤ ۱۴ اپریل۔ مسٹر سمپورنانند کی ترمیم جو اس مقصد کے لئے تھی۔ کہ کونسلوں میں جا کر حکومت کی کارروائی کو ناقابل عمل بنا دیا جائے اور آئین کو ناکارہ کیا جائے ۸۷ آراء کی مخالفت اور ۲۰۵ کی موافقت سے مسترد کر دی گئی۔ تمام دوسری ترمیمیں جن میں فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق بھی ایک ترمیم تھی۔ رائے شماری کے بغیر مسترد کر دی گئیں۔ بابو راجندر پرشاد کی یہ تجویز کہ عہدے قبول کرنے کے مسئلہ کو ملتوی کر دیا جائے۔ کثرت رائے سے منظور ہو گئی۔

لاہور ۱۴ اپریل۔ لاہور میں ہندوؤں نے ایک جلسہ کر کے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ بہاولپور کے وزیر اعظم کو معطل کر کے آزادانہ تحقیقات کی جائے۔

لنڈن ۱۴ اپریل۔ روسی جرائد لکھ رہے ہیں۔ کہ نازی۔ آسٹریا۔ زیکوسلاویکیا اور پولینڈ پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ جرمنی مائن لینڈ میں قلعے تعمیر کر رہا ہے۔ اور کئی ایک مقامات پر توپیں اور طیارے بھیجے گئے ہیں۔ نازی افواج کی یہ سرگرمیاں عالمگیر جنگ کا پیش خیمہ ہوں گی۔ ان اخبارات نے برطانیہ کی حکمت عملی پر بھی شدید نقطہ چینی کی ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی